Day: Date:

نام : ایمن ممتاز

سوال نمبر ۱

زکوۃ

1۔ تعارف:

زکوۃ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ زکوۃ کا مطلب ہے **پاک کرنا، نمو پانا اور افزائش**۔ ہر صاحب نصاب مسلمان پر زکوۃ فرض ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور میں منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد کیا تھا حالانکہ وہ باقی ارکان اسلام کو مانتے تھے۔ زکوۃ مالی عبادت ہے۔ اس سے معاشرہ نشونما پاتا ہے۔ زکوۃ ادا کرنے سے مال میں برکت آتی ہے۔ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے حدیث نبوی کی رو سے وہ قیامت کے دن اس مالدار کے لیے عذاب بن جائے گا۔ زکوۃ سال کے بعد مقررہ مقدار (نصاب) رکھنے پر فرض ہوتی ہے۔ زکوۃ ادا کرنے کے لیے ریاستی سطح پر اقدامات ہونے چاہیے تاکہ یہ حقداروں تک پہنچ سکے۔ زکوۃ ادا کرنے کا مقصد تزکیہ نفس و مال، امداد باہمی اور نصرت دین ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

"اور نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو"۔ (البقرہ: 43)

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

2 - مصارف زکوٰۃ:

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہے:

"سوائے اس کے نہیں کہ یہ صدقات تو
فقیروں اور مسکینوں کے لئے ہیں، اور
ان لوگوں کے لیے جو زکوٰۃ کے کاموں پر
معمور ہیں اور ان کے لئے جن کی تالیف
قلب مطلوب ہو، اور نیز یہ گردنوں کے
چھڑانے اور قرض داروں کی مدد کرنے
راہ خدا میں اور مسافروں کی مہمان
نوازی کے لیے ہیں۔ اور یہ ایک فریضہ
ہے اللہ کی طرف سے۔"

مصارف زکوٰۃ اور اُن کی تفصیلات

مصارف زکوٰۃ	تفصیلات
(i) فقراء:	فقراء فقیر کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسا شخص جو ایسی ضرورت میں مبتلا ہو جس کو پورے کیا بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔
(ii) مساکین:	مساکین مسکین کی جمع ہے، جس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کام کرنے سے معزور ہو لیکن عزت نفس کو برقرار لاتے ہوئے کسی سے

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

آگے ہاتھ نہ پھیلاتے ہو

(iii) عاملین: عاملین وہ لوگ ہیں جو زکوۃ کے کام پر معمور ہو۔

(iv) مولفتہ قلوب: ایسے لوگ جن کے دل جوڑے گئے ہو یعنی انہوں نے اسلام قبول کیا ہو۔ ان کی مال و دولت سے دلجوئی کی جائے خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔

(v) فی الرقاب: زکوۃ کے مال سے غلاموں کو خرید کر آزاد کیا جائے

(vi) غارمین: ایسے ضامن یا مقروض جو قرض ادا نہ کر سکتے ہو۔

(vii) فی سبیل اللہ: ایسے لوگ جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہوں اور اُن کے پاس روزگار کمانے کا وقت نہ ہو۔

(viii) ابن سبیل اللہ: اس سے مراد مسافر ہیں جن کو حاجت درپیش ہو بیشک وہ مالدار ہو

Day:______ Date:______

باعزیب

3- زکوٰۃ کا مجیع نظام رائج کرنے سے غربت کا خاتمہ:

(i) فقراء اور مساکین کی براہ راست مدد:

زکوٰۃ کے اولین مستحق فقراء اور مساکین ہیں۔ ان کی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے فوری غربت میں کمی آتی ہے۔ اس بھوک، بے گھری اور محرومی جیسے مسائل کم ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ غرباء کی بنیادی ضروریات پوری کر کے انہیں معاشی تحفظ فراہم کرتی ہے۔

(ii) دولت کی منصفانہ تقسیم:

زکوٰۃ امیر طبقے کی زائد دولت کو کمزور طبقات تک منتقل کرتی ہے۔ اس سے معاشرے میں طبقاتی خلیج کم ہوتی ہے۔ دولت کی گردش معیشت کو متحرک کرتی ہے اور غربت کے دائرے کو توڑنے میں مدد دیتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"جو مال اللہ نے اپنے رسول کو بستی والوں سے (بغیر جنگ کے) عطا فرمایا وہ اللہ، رسول، قرابت داروں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تاکہ وہ مال تمہارے مالداروں ہی کے درمیان

Scanned with CamScanner

Day: Date:

گردش نہ کرتا رہے"۔

(iii) روزگار اور خود کفالت کا فروغ:

زکوۃ کی رقم سے چھوٹے کاروبار شروع کروا کر غریبوں کو خود کفیل بنایا جا سکتا ہے۔ یہ طریقہ مستقل غربت کے خاتمے میں مددگار ہے۔ اسلام محنت اور خود انحصاری کو فروغ دیتا ہے۔

حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"کیا تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟"

اس نے کہا: ایک چادر ہے جس کا کچھ حصہ میں اوڑھ لیتا اور کچھ بچھا لیتا ہوں اور ایک پیالہ ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دونوں لے آؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں چیزیں نیلام کیں اور دو درہم حاصل کیے اور پھر فرمایا:

ایک درہم سے اپنے گھر والوں کے لیے کھانا خرید لو اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر میرے پاس آؤ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں دستہ لگایا اور فرمایا:

"جاؤ لکڑیاں کاٹو اور بیچو اور پندرہ دن تک مجھے نظر نہ آنا"۔

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

اور جب وہ آیا تو اس نے دس درہم کھائے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"یہ اس سے بہتر ہے کہ قیامت والے دن تمہارے چہرے پر سوال کا داغ ہو"۔

(۶) ریاستی سطح پر منظم نظامِ زکوۃ:

ریاستی سطح پر نگرانی میں زکوۃ کی وصولی اور تقسیم زیادہ مؤثر ہوتی ہے اس سے شفافیت، جواب دہی اور مساوی تقسیم یقینی بنتی ہے۔ **بیت المال** کا تاریخی نظام اس کی واضح مثال ہے۔

(۷) مستحقین کی درست نشاندہی:

زکوۃ صرف اصل مستحقین کو دینا لازمی اور اسلامی تعلیم ہے۔ غلط تقسیم زکوۃ کے مقصد کو ناکام بنا دیتی ہے۔ شفاف نظام مستحقین کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ حدیث نبوی ہے:

"صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں"۔

(سنن ابوداود: 1633)

Day: ______ Date: ______

(vi) زکوۃ کا بنیادی مقصد:

زکوۃ اسلام کا ایک جامع معاشی نظام ہے جس کا مقصد فرد اور معاشرے دونوں کی تطہیر ہے۔ یہ دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے روکتی ہے اور سماجی توازن پیدا کرتی ہے۔ زکوۃ غریب طبقے کو باعزت زندگی گزارنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجئے، جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں پاک اور صاف کردیں اور ان کے حق میں دعا کیجئے"۔

4- حاصل کلام:

زکوۃ مالی عبادت ہے۔ زکوۃ ادا کرنے کے لیے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فہرست بتائی ہے۔ زکوۃ غربت کے خاتمے کا ایک ذریعہ ہے۔ اگر زکوۃ کے نظام کو صحیح طریقے سے رائج کیا جائے تو معاشرہ ترقی کر سکتا ہے۔ زکوۃ کو منصفانہ طریقے سے تقسیم کیا جائے، زکوۃ کی رقم سے لوگوں کو روزگار فراہم کیا جائے اور خود کفالت کو فروغ دیا جائے تو غربت کا خاتمہ ممکن ہے۔

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

سوال نمبر 5

پاکستانی عدالتی نظام

1- تعارف:

اسلامی تعلیمات میں عدل و انصاف کو مرکزی حیثیت حاصل ہے اور یہی کسی بھی مضبوط اور پائیدار معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے۔ قرآن کریم بار بار انصاف قائم کرنے، حق دار کو اس کا حق دینے اور ظلم و زیادتی سے بچنے کا حکم دیتا ہے چاہے فیصلہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ عدالتی نظام دراصل ریاست کا وہ ستون ہے جس پر عوام کا اعتماد قائم ہوتا ہے لیکن جب انصاف میں تاخیر، جانبداری یا بدعنوانی پیدا ہو جائے تو پورا معاشرہ عدم استحکام کا شکار ہو جاتا ہے۔ پاکستان کا موجودہ عدالتی نظام کئی انتظامی اور اخلاقی چیلنجز کا شکار ہے، جن سے مقدمات کا انبار، کمزور طبقے کی رسائی میں رکاوٹیں اور شفافیت کی کمی شامل ہیں۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں عدالتی نظام کی اصلاح کا مطلب صرف قوانین میں تبدیلی نہیں بلکہ قاضی کے کردار، عدالتی رویے اور انصاف کی روح کو زندہ کرنا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ایک منصف حکمران کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی چھاؤں نصیب ہو گی۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

2۔ پاکستانی عدالتی نظام کی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں درستگی:

(i) عدالتوں کی آزادی اور غیر جانبداری کو مضبوط کریں:

قومی آئین اور عدالتی ثقافت

اس بات کو یقینی بنائیں کہ نامزدگی، تقرری اور برخاستگی سیاسی دباؤ سے آزاد ہوں۔ شفاف تقرری کا عمل، اوپن کمیشن اور ذمہ داری کی واضح روایات بنائی جائیں۔ اسلام عدل و انصاف کو سب سے اوپر رکھتا ہے۔ قاضی کو ہر قسم کے مفادات سے الگ ہونا چاہیے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے عدل کے ساتھ گواہی دو، چاہے وہ تمہارے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو"۔

(النسا:135)

(ii) شفافیت اور جوابدہی:

فیصلوں کی منطق، ریکارڈ اور خلاصہ عوام کے لئے دستیاب ہوں، قابلِ اعتراض

Day: ______ Date: ______

فیصلوں کی وجہ اور قضائی تبصرے ظاہر کیے جائیں تاکہ اعتماد بحال رہے اور غلطیوں کی اصلاح ممکن ہو۔ قرآن نے عدل کو شفاف اور کھلا رکھنے کی ترغیب دی ہے۔ ارشاد ہوا:

"لوگوں کے حقوق میں کمی نہ کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔"

(iii) قومی مفادات اور ریاستی اداروں کے درمیان توازن:

عدالتی آزادی اور ریاستی سلامتی اور حکومت کے درمیان توازن ضروری ہے عدلیہ کو سیاسی دباؤ اور عسکری مداخلت سے محفوظ رکھنا قابل عمل ہے اور گورننس کے لیے لازمی ہے۔ حالیہ آئینی و سیاسی تبدیلیاں عدلیہ کی آزادی کو سوال کے دائرے میں لاتی ہیں اور کامل آئینی شفافیت اور توازن فوت جبر ہے۔ حدیث مبارکہ ہے:

"تم سب نگہبان ہو اور ہر نگہبان اپنے ماتحتوں کے لیے ذمہ دار ہے۔"

یہ حدیث اس بات کو واضح کرتی ہے کہ ہر انسان اللہ تعالیٰ کو جوابدہ ہے اس لیے اپنے کاموں کو شفافیت اور توازن قوت سے سرانجام دیں۔

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

١٦) انصاف میں تاخیر سے بچنا:

پاکستانی عدالتی نظام انصاف میں تاخیر کا شکار ہے۔ لوگوں کو وقت پر انصاف نہیں ملتا۔ اسلامی عدالتی نظام انصاف میں تاخیر کے خلاف ہے۔ اسلام میں انصاف میں تاخیر کو ظلم کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

"حق سے منہ موڑ لینے والا تمہارا مال اور حقوق پر قبضہ کر لیتا ہے"۔

١٧) قاضی کی ذمہ داری اور اجر:

قاضی کی ذمہ داری ہے انصاف فراہم کرنا اور لوگوں کو ان کے حقوق دینا۔ اسلام میں قاضی کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اس کا اجر بھی بتایا گیا ہے۔ اسلام میں قاضی کو بہت اہمیت حاصل ہے اور پاکستانی عدالتی نظام میں بھی اس کا رائج ہونا ضروری ہے۔ اسلام میں قاضی کا اجر اس حدیث سے واضح ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"یعنی جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جہاد کرنے کی مانند ہے"۔

Scanned with CamScanner

Day: Date:

(vi) کمزور طبقات کے حقوق کا تحفظ:

پاکستان

کے عدالتی نظام میں صرف امیر کو حقوق حاصل ہے وہ

جو چاہتا ہے فیصلہ کروا سکتا ہے جبکہ کمزور طبقات انصاف

کے لیے در در کی ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات

کے پیش نظر ہر طبقے کو قانونی حق حاصل ہے اور اسلام

میں ہر طبقہ انصاف کے لیے برابر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ

علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین مسلمان وہ ہے
جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا
مسلمان محفوظ رہے"۔

اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یہ حدیث عدالتی نظام

میں بھی رائج ہوتی ہے۔ یہ اور جگہ خطبہ حجتہ الوداع میں

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی گورے
کو کسی کالے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں
ہے، فوقیت کی بنیاد صرف تقوی ہے"۔

3- حاصل کلام:

اسلام میں عدل کا ایک مقام ہے

اور اسے مقدم سمجھا گیا ہے۔ عدالتی نظام کا مقصد صرف

Day: Date:

قانون کا اطلاق نہیں بلکہ معاشرتی انصاف، کمزوروں کا تحفظ اور نظام معاشرت میں تحفظ پیدا کرتا ہے۔ موجودہ دور میں پاکستان میں عدالتی نظام کے ہدف کو پانے کے لیے شفافیت، جوابدہی اور ثقافی کو اپنی ذمہ داریوں سے آگاہ ہونا چاہیے۔

سوال نمبر 3

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آخری خطبہ۔ انسانی حقوق کی جامع ضابطہ

1۔ تعارف:

خطبہ حجۃ الوداع، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا آخری خطبہ اسلام کی تعلیمات میں انسانی حقوق، عدل، مساوات اور اخلاقی اصولوں کا جامع نقشہ پیش کرتا ہے۔ یہ خطبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال دیا، جس میں ہر انسان کے حقوق کی حفاظت، جان و مال و عزت کی حرمت، خواتین کے حقوق اور معاشرتی انصاف کی وضاحت کی گئی۔ اس میں برابری، قبائلی تعصب سے اجتناب، سود اور استحصال کی ممانعت اور

Day: ______ Date: ______

حکمرانوں کی جوابدہی جیسے اصول بیان کیے گئے ہیں، جو انسانی وقار اور معاشرتی ہم آہنگی کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

2- انسانی حقوق کا ایک جامع مقابلہ - آخری خطبہ:

(i) انسانی مساوات:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام انسانوں کی برابری پر زور دیا ہے۔ نسل، قوم، رنگ یا طبقے کی بنیاد پر کسی کو برتری حاصل نہیں ہے۔ یہ دلیل ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق یکساں ہیں۔ آخری خطبہ میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ فوقیت کی بنیاد صرف تقویٰ ہے"۔

(ii) حرمت، جان ومال اور عزت کی حفاظت:

خطبہ

Scanned with CamScanner

Day: ________ Date: ________

حجتہ الوداع کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مومن، جان و مال اور عزت کو محترم قرار دیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے آخری خطبہ انسانی حقوق کا جامعہ ضابطہ ہے۔ خطبہ الوداع میں فرمایا گیا کہ:

"ایک مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لیے اس طرح محترم ہے جیسے یہ دن"۔

(iii) خواتین کے حقوق کا تحفظ

خطبہ حجتہ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خواتین کے حقوق کو نہایت وضاحت اور تاکید کے ساتھ بیان فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"عورتیں مردوں کے پاس اللہ کی امانت ہیں۔

لہذا مردوں پر لازم ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک اختیار کریں اور ان پر ظلم و زیادتی سے اجتناب کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عورتوں کو معاشرتی استحصال، تشدد اور محرومی سے بچانے کا حکم دیا اور ان کے معاشی و اخلاقی تحفظ کو یقینی بنانے کی تلقین فرمائی۔ یہ تعلیمات عورتوں کو ایک باعزت، محفوظ اور باوقار مقام عطا کرتی ہیں اور انسانی حقوق کے اسلامی تصور کو مکمل کرتی ہیں۔

Day: ______ Date: ______

(۱۷) معاشی انصاف اور استحصال کی ممانعت:

خطبہ حجۃ الوداع میں سود اور معاشی استحصال کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واضح فرمایا کہ ہر قسم کا سود باطل ہے۔ اس تعلیم کا مقصد معاشرے میں معاشی توازن، غربا کا تحفظ اور سرمایہ دارانہ ظلم کا خاتمہ تھا جو انسانی معاشی حقوق کا بنیادی تقاضا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"آج کے دن جاہلیت کا سود ختم کیا جاتا ہے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود ختم کرتا ہوں۔"

(۱۸) عدل و انصاف اور جوابدہی:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عدل و انصاف اور جوابدہی کو انسانی معاشرے کی بنیاد قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واضح کیا کہ

"ہر شخص اپنے کیے کا خود ذمہ دار ہے۔ باپ بیٹے کے جرم پر اور بیٹا باپ کے جرم پر ذمہ دار نہیں۔"

یہ اصول قانون کی بالادستی اور منصفانہ نظام کو یقینی بناتا ہے۔

Day:________ Date:________

(vi) اخوت اور باہمی حقوق:

خطبہ حجتہ الوداع میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا اور باہمی حقوق کی پاسداری پر زور دیا گیا۔ اس تعلیم نے معاشرتی ہم آہنگی امن اور تعاون کو فروغ دیا۔ یہ اصول فرد اور معاشرے دونوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کسی کا مال دوسرے پر حلال نہیں مگر اس کی خوشدلی سے"

3- حاصل کلام:

خطبہ حجتہ الوداع انسانی حقوق کا ایک جامع اور دائمی منشور ہے۔ اس میں جان، مال، عزت، مساوات، خواتین کے حقوق کو واضح اور محفوظ کیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ خطبہ آج بھی دنیا کے جدید انسانی حقوق کے قوانین سے زیادہ موثر اور ہمہ گیر حیثیت رکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner